متفقہ فارمولا کس نے مسترد کیا؟

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کی پریس ریلیز

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے کہا ہے کہ حکومت اور لال مسجد کے درمیان ہونے والے کامیاب مذاکرات کو ایوان صدر نے ناکام بنایا ہے۔ وفاق المدارس اور وفاقی وزرا کے درمیان تحریری معاہدہ طے پانے کے بعد دستخطوں سے قبل ایوان صدر سے نیا فارمولا لایا گیا۔ جس میں آدھے گھنٹے میں ''ہاں اور ''ناں'' میں جواب طلب کیا گیا۔ حکومتی رویے نے آخری مرحلے میں مذاکرات میں ڈیڈلاک پیدا کیا۔

ایوان صدر کے فارمولے کو عبدالرشید غازی نے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ میں اس پر شہادت کو ترجیح دوں گا۔

وفاق المدارس نے لال مسجد کے مطالبات کو بالکل جائز قرار دیا تھا، البتہ طریقہ کار سے اختلاف کیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکریٹری جنرل قاری محمد حنیف جالندھری نے یہاں پارلیمنٹ لاجز میں پریس کانفرس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ان کے ہمراہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا ڈاکٹر عادل خان، مفتی محمد، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا رحمت اللہ خلیل، مولانا عبدالمالک، ایم این اے ڈاکٹر عطاء الرحمن، ایم این اے، شاہ عبدالعزیز مجاہد و دیگر شامل تھے۔

قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ وفاق المدارس نے تاحال اپنا مؤقف تبدیل نہیں کیا۔ جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کو وفاق المدارس کے حوالے کرنے کا مطالبہ عبدالرشید غازی کا تھا۔ ہم نے جائیداد کے حصول کے لیے ان دونوں اداروں کو اپنی تحویل میں لینے کا مطالبہ نہیں کیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومت کا یہ آپریشن افراد کے خلاف تھا، اداروں کے خلاف نہیں۔ ہم نے یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ ان دونوں اداروں کو جڑواں شہروں کے علما کرام یا چودھری شجاعت کی تحویل میں دیا جائے، مگر ایوان صدر نے طے شدہ معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ وفاق المدارس لاشوں پر سیاست نہیں کر رہا، اور نہ ہی ہمارے کوئی سیاسی مقاصد ہیں، اس سانحہ پر ہم رنج والم میں مبتلا ہیں اور ہمارا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔

انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جہاں تک لال مسجد کے منتظمین کے مطالبات کا تعلق ہے، ہم اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں کہ ملک میں مکمل، اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کیا جائے، حدود آرڈیننس میں کی گئی غیر شرعی ترامیم واپس لی جائیں، فحاشی اور بے حیائی کے مرکز کو فی الفور بند کیا جائے اور اسلام آباد میں گرائی جانے والی مسجد کو

بلا تاخیر دوبارہ تعمیر کیا جائے، البتہ ان مطالبات کو منوانے کے لیے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے منتظمین نے جو طریق کار اختیار کر رکھا ہے، وہ درست نہیں ہے اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نزدیک جدوجہد کا کوئی بھی ایسا طریقہ جس میں ہتھیار اٹھانے، قانون کو ہاتھ میں لینے اور حکومت وقت کے ساتھ براہ راست محاذ آرائی کی شکل اختیار کی گئی ہو، درست طرز عمل نہیں ہے، اس کے ساتھ ساتھ وفاق نے اپنے اعلامیہ میں جہاں لال مسجد کی انتظامیہ سے اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کی اپیل کی تھی، وہاں حکومت پاکستان پر بھی زور دیا تھا کہ وہ ان اسباب کو دور کرنے کی کوشش کرے، جن کے ردعمل میں حالات یہاں تک پہنچے ہیں اور مسئلے کو طاقت کے ذریعہ حل کرنے کی بجائے مذاکرات کا راستہ اختیار کرے۔

مگر انتہائی افسوس ہے کہ دونوں فریقوں نے اس اپیل پر کان نہیں دھرے اور جہاں لال مسجد کی انتظامیہ اپنے طریق کار پر اڑی رہی، وہاں حکومت نے بھی جائز مطالبات کو منظور کرنے میں کسی درجہ میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا اور نہ ہی مذاکرات کے ذریعہ مسئلہ کو حل کرنے کی معقول صورت اختیار کی، بلکہ طاقت کا وحشیانہ استعمال کر کے پورے ملک کو کرب وصدمہ سے دوچار کر دیا ہے۔ جب کہ حالات کو اس سنگینی کی طرف جانے سے روکنے کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا سلیم اللہ خان اپنے رفقا، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا ڈاکٹر عادل خان، مولانا حکیم محمد مظہر، مولانا مفتی محمد نعیم اور دیگر علما کرام کے ہمراہ نو جولائی کو اسلام آباد پہنچے، تاکہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے خلاف حکومتی آپریشن سے پیدا شدہ صورت حال پر حکومت سے بات چیت کی جا سکے اور مزید خون ریزی کے امکانات کو روکتے ہوئے مسئلے کے پرامن حل کا کوئی راستہ نکالا جا سکے۔

وفد نے پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ چودھری شجاعت حسین، وزیر اعظم پاکستان شوکت عزیز اور وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق کے ساتھ تفصیلی گفتگو کی، جبکہ اس گفتگو کے مختلف مراحل میں وفاقی وزرا محمد علی درانی، طارق عظیم اور نصر خان انجینئر امیر مقام، کمانڈر خلیل بھی شریک رہے اور وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات میں تمام اہم امور پر اصولی اتفاق رائے ہو گیا۔

ان طویل مذاکرت کے دوران لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے منتظم مولانا عبدالرشید غازی سے بھی ٹیلیفون پر تفصیلی گفتگو ہوتی رہی اور آخری مجلس میں مولانا عبدالرشید غازی کے اصرار پر ان کے نمائندے کے طور پر مولانا فضل الرحمان خلیل کو بھی شامل کر لیا گیا۔ اس طویل گفتگو اور وزیر اعظم کے ساتھ اتفاق رائے کے بعد اس کی تفصیلات طے کرنے کے لیے چودھری شجاعت حسین، جناب محمد علی درانی، جناب اعجاز الحق اور جناب طارق عظیم کے ساتھ شام کو طویل ملاقات ہوئی اور ایک متفقہ فارمولا طے پایا، جسے فون پر مولانا عبدالرشید غازی کو بھی سنا دیا گیا اور انہوں نے بھی اس سے اتفاق کر لیا، یہ مصالحتی فارمولا جناب طارق عظیم اور مولانا زاہد الراشدی نے مشترکہ طور پر تحریر کیا، جس پر فریقین کے اتفاق کے بعد جب دستخط کرنے کا مرحلہ آیا، تو چودھری شجاعت حسین اور ان کے رفقا نے کہا کہ اس کی حتمی منظوری کے لیے ایوان صدر لے جانا ضروری ہے، ہمیں اس پر تعجب ہوا، کیونکہ اس مصالحتی فارمولے کو ان بنیادی نکات کی روشنی میں تحریر

کیا گیا تھا، جو آج ہی وزیراعظم کے ساتھ طویل مجلس میں اصولی طور پر طے کیے گئے تھے اور اب، چودھری شجاعت صاحب اوران کے رفقا کے اتفاق سے مشترکہ طور پر لکھے گئے تھے۔ بہرحال وہ ایوان صدر چلے گئے، کم وبیش دو گھنٹے کے بعد وہ واپس آئے تو ان کے پاس ایک نیا تحریر کردہ مسودہ تھا، اور وہ بنیادی فارمولا جن پر ہم نے بمشکل عبدالرشید غازی کو تیار کیا تھا تبدیل کردیا گیا تھا اور انہوں نے آتے ہی یہ کہا کہ اب اس میں ردوبدل نہیں ہوسکتا، یہ حتمی بات ہے جس کا ''ہاں'' یا ''ناں'' میں جواب مطلوب ہے اور ہمارے پاس اس مقصد کے لیے صرف نصف گھنٹہ ہے، اس کے بعد ہم ان کے لیے مزید وقت نہیں دے سکتے، یہ نیا فارمولا عبدالرشید غازی کو فون پر سنایا گیا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا، جس کے بعد اب مزید کوئی بات جاری رہنے کا امکان نہیں تھا، اس لیے علما کی جو مذاکراتی ٹیم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا قاری محمد حنف جالندھری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا، ڈاکٹر عادل خان اور ان کے رفقا پر مشتمل تھی، شام چھ بجے سے لال مسجد کے قریب حکومت کے مقرر کردہ ٹاکنگ پوائنٹ پر موجود تھی، رات ڈھائی بجے مایوس ہوکر یہ کہتے ہوئے وہاں سے واپس آگئی کہ متفقہ بنیادی نکات تسلیم نہ کیے جانے کے باعث اس نئے تحریر کردہ فارمولے کی بنیاد پر ہونے والے معاہدے میں ہم کوئی ذمہ داری قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ متفقہ فارمولے کے جو نکات تبدیل کر دیے گئے، وہ نکات درج ذیل ہیں۔

☆ متفقہ فارمولے میں تحریر تھا کہ مولانا عبدالرشید غازی کو ان کے خاندان اور ذاتی سامان سمیت ان کے گاؤں کے گھر میں بہ حفاظت منتقل کردیا جائے گا، لیکن نئی تحریر میں جو الفاظ درج کیے گئے، ان کا مطلب کسی گھر میں ان کی منتقلی اور ان کے خلاف قانونی کارروائی تھا۔

☆ متفقہ فارمولے میں یہ طے کیا گیا تھا کہ جامعہ حفصہ اور لال مسجد میں موجود طلبہ ودیگر افراد جو مولانا عبدالرشید غازی کے ہمراہ باہر آئیں گے، محفوظ مقام پر منتقل کرنے کے بعد ان کے معاملات کی انکوائری کی جائے گی اور جو افراد جامعہ حفصہ کا تنازعہ شروع ہونے سے قبل کسی کیس میں مطلوب نہیں ہوں گے، انہیں ان کے گھر بھجوادیا جائے گا، جب کہ مطلو افراد کے معاملات قانون کے مطابق عدالتوں کے ذریعے طے کیے جائیں گے۔ مگر نئے فارمولے میں اسے تبدیل کردیا گیا۔

☆ متفقہ فارمولے میں لکھا گیا تھا کہ مولانا عبدالرشید غازی کے الگ ہوجانے کے بعد لال مسجد کا انتظام محکمہ اوقاف اسلام آباد کے سپرد ہوگا اور جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کو وفاق المدارس کے کنٹرول میں دے دیا جائے گا اور جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ سے متعلقہ قانونی معاملات اور لال مسجد کے انتظامی امور حکومت اور وفاق المدارس کے باہمی مشورے سے طے ہوں گے، اس شق کو بھی تبدیل کردیا گیا، جب کہ یہ امور ایسے تھے، جو عبدالرشید غازی کی طرف سے بطور شرط پیش کیے گئے تھے اور انہیں اس پر اصرار تھا، چنانچہ بنیادی امور کی تبدیلی کے بعد وہ مصالحتی فارمولا جو حکومت اور وفاق المدارس کی مشترکہ مذاکراتی ٹیم کے درمیان باہمی اتفاق رائے سے طے ہوا تھا، چوں کہ باقی نہیں رہا، اس لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے وفد کے لیے اس معاملے سے الگ ہوجانے کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہیں رہا، اس

کے بعد جو صورت حال پیش آئی ہے، وہ پوری قوم کے سامنے ہے اور ہم نے پورے حالات ترتیب کے ساتھ پیش کر دیے ہیں، تاکہ عوام یہ جان سکیں کہ مذاکرات کس وجہ سے ناکام ہوئے اور اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے، ہمیں افسوس ہے کہ حکومت نے آخری مرحلے میں ڈیڈلاک پیدا کر کے اور تبدیل شدہ فارمولے کا نصف گھنٹے کے اندر ''ہاں'' یا ''ناں'' میں حتمی جواب دینے کا مطالبہ کر کے ہماری مصالحتی کوششوں کو ناکام بنا دیا اور ہم مزید خون ریزی کو روکنے کے جس جذبے کے تحت یہاں آئے تھے، وہ مزید صدمہ اور رنج و غم میں بدل گیا ہے۔

ہم یہ وضاحت بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم کسی کے بلانے پر یہاں نہیں آئے، بلکہ وفاق کی قیادت مزید خون ریزی کو روکنے کے جذبے کے تحت یہاں پہنچی تھی اور خود اپنے انتظامات کے ساتھ یہاں ٹھہرے ہیں، تاکہ بہت سی معصوم جانوں کو بچایا جا سکے۔

☆☆☆

جامعہ حفصہ کی ایک طالبہ نے جیو کے کیپٹل ٹاک میں یہ دعویٰ کیا کہ جب اس نے چھ جولائی کو کمپلیکس کو چھوڑا، تو وہاں پہلے ہی سو طالبات اور اسی طلبہ کی لاشیں موجود تھیں اور انہوں نے ام حسان کے اصرار پر مدرسہ چھوڑا تھا، یہاں یہ ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا کہ ڈاکٹر شاہد مسعود نے اپنے جمعہ کے کالم میں تصدیق کی ہے کہ جامعہ حفصہ کی وہ طالبات جن کی عمریں بالترتیب سات اور پندرہ سال تھی، شہید ہوئی ہیں۔

جمعرات کے روز جامعہ حفصہ کا دورہ کرنے والی ایک انگریزی اخبار کی سینئر صحافی نے تحریر کیا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا کمرہ، ایک ہی کہانی سناتا تھا، کمروں کی چاروں دیواروں میں اور چھت پر گولیوں کے گہرے سوراخ ہیں، جس سے کمپاؤنڈ سے ہونے والی سخت مزاحمت کے سرکاری دعوؤں کے بارے میں کئی سوال اٹھتے ہیں۔

بہ نظر غائر دکھائی دیتا ہے کہ زیادہ تر مکین ہلاک ہو چکے تھے۔ صحافی نے مزید لکھا ہے کہ راہداریوں میں خواتین اور بچوں کی درجنوں چپلیں دیکھی جا سکتی تھیں، جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ جب کمانڈو آپریشن شروع ہوا تو وہ جانیں بچانے کے لیے بھاگیں تھیں۔ حکام نے جو اسلحہ برآمد کرنے کا دعویٰ کیا اور جو دکھایا، ذرائع نے بتایا کہ جس سپاہی سے اس کی بات چیت ہوئی اس نے بتایا کہ اس نے جامعہ میں کوئی راکٹ لانچر نہیں دیکھا، لیکن فوجی ترجمان نے اپنی حالیہ بریفنگ میں بتایا کہ وہ میڈیا کو لال مسجد کے عسکریت پسندوں کی جانب سے ایسے ہتھیاروں کے استعمال کے بارے میں بتاتے رہے ہیں۔ (رپورٹ)

☆☆☆